

<p>۱۱۷ وہ ننھے ہاتھ اور چہرہ کیسا خوبصورت بننے سے منع کر لگا بیٹھنے جیسا کیجا کر گزرت بلتھوں کا ناخنوں کتنی پیوست رہ گیا باقی جیسا</p>	<p>۱۱۸ اکر نے کیا عزت و میدان تفتیر بوا حال شہنشاہ امم کا رو کر کہا جگہ کی سہارا تیرے دم کا عباس کے مہین بھی جان کا</p>	<p>۱۱۹ اور باب بھی جو سا کہ غم و درد کا مارا اور ستر تو دم سے بس غم اور ہمارا کمان نکلا اگر ایپ کا ماز اور اورا</p>
<p>۱۲۰ ادس پوست میں کٹی ہوئی باہن لگتی تھین اور استتین سے خون کی بوندیں ٹپکتی تھین کسٹھ سے کہوں نے کو جاؤ علی اکبر بانو کی کمانی کو لٹاؤ علی اکبر تو شوق سے تم سر کو لٹاؤ علی اکبر میں تمکو نہیں روکتا جاؤ علی اکبر</p>	<p>۱۲۱ گرنے لگا تو پھر نے لگا کر شاہدین باہن کا بھی پھر سے گزرت کوزر شاہدین اور بار سے حسین کے گردن میں تیرے تھین منہل کے ننھے بولا چاچو تیرے تھین</p>	<p>۱۲۲ منصف کیا ننھے تھین تیار و تیار بیٹے کو کسی باب نے پوسر تھیر نہیں آخر یہ یہ اتان کا بیجا شریح و پھول تھین جلاؤ دن میں نہنا</p>
<p>۱۲۳ اب ہم وداع ہوتے ہیں دنیا سے تھین رو کر حسین بولے چلو ہم بھی آتے ہیں عباس کے ماتم سے کمر خم ہی بددی اکبر یہ دو اکرتے ہو تم درد کمر کی</p>	<p>۱۲۴ جتنا یون میں جب یہ ہو گا کبھی تم کھلے کہے کھینے پیان میں مان اتنا امل کر کے کھانے سے رو کے کامر کے بعد نہ ہو کوئی</p>	<p>۱۲۵ ہٹانہ میں فون کا نہ کچھ مجھ سے کو تم تھالی میں غربت میں سر ساتھ کو تم</p>
<p>۱۲۶ اور حلق پر حسین کے خیر روان ہوا تارا جی خیا کو نہ کرنا روان ہوا اور ان کے آگے شکر گمارا روان ہوا</p>	<p>۱۲۷ ہٹا ہمیں ان ظالموں میں چھوڑتے ہو تم بھائی نے کمر توڑی ہو دل توڑتے ہو تم</p>	<p>۱۲۸ بس لری دیر حشر ہے اب کائنات میں سادات کی رد میں ہیں اعدا کے ہات میں بانو سے ز زینب سے زنیاجیو پیار کے مختار ہو جو چاہو سو گھو پیار سے</p>

۷۵
 اٹھارہ برس کا کل بھی سن کر
 نے بیاد ہوا کہ کوئی بیباک بیبار
 برائتا تو انصاف سے بلاؤ خدا را
 سترجیح سے داغ بھارا ہو گوارا

۷۶
 اکب کا بیان منکے یہ بولے شہد برابر
 بس نہیں گڑھاؤ نہ گڑھاؤ مجھے دلدار
 میں تو نہ اجازت کبھی دیکھا نہیں
 بانو سے تناسے دل اب کرو زہار

۷۷
 قابل امی القاسم کے کرکوتو تاشاو
 اٹھارہ برس کی مری محنت کرو زیاد
 محکوم کرنا کہ میں دیکھوں تری اولاد
 نوجوانا ہو جیگا وہ بن تو یاد ہو زیاد

دل کو تری فرقت میں سنبھالا نہیں جانا
 سیٹھے سے گلے کو نکالا نہیں جاتا

مرنے کیلئے اپنے زہ شیر سے پوچھو
 جو پوچھنا ہوا تو سے دلگیر سے پوچھو

کچھ خوشی اب کھو لے تلو لاکر سے
 میں نکو نکالے بھی دو کی کبھی کھر

۷۸
 کہ بیان کا اپنے گلے لگے اب
 سن کن بجا بجا ارشاد سرا
 کی عرض بجا اب اپنے زلف
 پر جگنو سب کچھ ہی اصد بن تیر
 اعلیٰ کی طرف ان میں بن کر پوچھو

۷۹
 آج کا باجو بھی کجاری
 ناکا قریب آج کے تم کہتے ہو زاری
 قربان تھی کیلئے وہ تم کہتے ہو زاری
 کس بات ضد کہے ہو مجھ کو زاری
 محکوم ہوں میں بالغ فرمان ہون بھاری

۸۰
 انصاف سے نہ تبتاؤ مجھے بیٹیک
 مجھ سے جو کوئی اور ہواں غم لگھو
 اور اوں کا بھی مشکل میں تیا پوچھو
 وہ جا بیسی مجھ سے ہی کو دکا والا

حسرت کی ز شادی کی نہ اولاد کی بایا
 شادی ہے یہی اگر شادی کی بایا

لو جلد بتاؤ کہ کلچہ مراد حق ہے
 کیا غصہ کرکسو اسے لنگ آک اپ فون ہے

تم چلتے ہو ان کو یہ خدرت کا صلادون
 اب خاک میں بانو کے سر اربان لان

۸۱
 گریہ کے لائق مجھے تو نہ انصاف بچار
 کیوں آ رہی ہے بیست میں بیان کر
 اب جو بھی شادی کر مری اسے شہد برابر
 ہو اب زہد ہوں یہ خدا آپ کا دلدار

۸۲
 تو سنو واں رسی کر کیا قصدا
 میں بھی کہا کونج کر دنیا سے تارا
 اگر بے تو نہ کہو مجھے خدا را
 وہ بولی کہ تم سے کھٹا کھٹا ہے تارا
 ان باتوں سے کھٹا کھٹا ہے تارا

۸۳
 سوچھ سے نہو جیگا وارسی کسی عیوان
 رہنے کو میں سوچوں میں جلاؤ میں
 کیا جان کہ تم کہتے ہو ان کی قربان
 محکوم تو رہا ہوتا کھٹا

آغاز سے بہتر ہو اب انجام ہمارا
 روشن ہو دنیا میں سدا نام ہمارا

مادر کو گڑھا نے کی نہ تقریر کرو تم
 خنجر کے تلے مان کا کلچہ نہ دھرو تم

میدان میں جا کر زبان سے نہ کہو نگی
 یہ داغ تو دل پر رہا ہے نہ سہو نگی

<p>۱۱۷ کیا دودھ پلانے کا بیوی داری صلاہ ہے دن رات کھلانے کا بیوی داری صلاہ ہے سینے پہ چھلانے کا بیوی داری صلاہ ہے کپڑے پہ چھلانے کا بیوی داری صلاہ ہے</p>	<p>۱۱۸ دولت مری برباد ہوئی جاتی ہے وہاں لٹتی ہے وہاں برباد ہوئی جاتی ہے وہاں کتنی تھی باؤ کو صدائی یہ نیا گناہ</p>	<p>۱۱۹ ان باتوں کے کہے جی تو سوچو جاری بانوں کے کہا روئے کہ ان کی داری تیار تو اب کہے تم کہ تے بیواری میں تو رضائی نہیں کشتاؤ دو سواری</p>
<p>۱۲۰ کیا بچھ بول تیرا تو مری جان پتھر کا کلیجہ سے مر تیرے میں تو جان اشد طرا آکلیجہ سے مر تیرے میں تو جان لو میں بھی بچھ چاڑی ہوں ایسا کر جان</p>	<p>۱۲۱ بھوکو جی تو یہ سنا کہ کھایا عباس نے شانوں کو لب نہر کھایا زیب کہ جی ہارل نے پہل جی کھایا اور دونوں نے تو نام اقامت جی کھایا</p>	<p>۱۲۲ یہ کہہ کر اپاؤن یہ گردن کو جھکا کر شہ روزی لگے بیٹے کو چھاتی سے لگا کر تخت مری تعمیر کو اسے سید والا اور اسے غلام اور تم کہہ کر جو آقا</p>
<p>۱۲۳ داوا سے بچھ کر کے کیا برباد مولا بچھ بولنے سے بچھ کر کیا برباد جلادوں میں سے مگر کیا برباد اور کل کے مدکار کو تم مری امداد</p>	<p>۱۲۴ میں نے لگی بیٹھے وہ درد کی باری بوسے کہ سہارا نہ بیان کے کی باری آزردہ نہ ہو جسے میں بوسے کی باری کہہ گا الموت سوسے کے کی باری</p>	<p>۱۲۵ تھر سے کہے بوسے میں کلام اور اسے خصل سے خصل کا کل اندام خوش کھل کے اگر سے خاک یہ بیان وہ ختام اور اسے خون بانوں پہ بوسے کو بیا ختام</p>
<p>۱۲۶ صدف تری تربت کہ جگہ ہے یہ ترس کی لٹتی ہے کمانی مری اعطارہ برس کی</p>	<p>۱۲۷ اتناک جو نہ میدان میں جا کو کہا تھا میں کیا گردن قابو نہ مراد لپہہ ما تھا</p>	<p>۱۲۸ بھر بولی کہ اسی داری چھو نہ پھیلے تم جب بیاہ گردن آئے تو ترسے کو چلے تم</p>

<p>۱۲۵ وارو روکر بیان کنی تھی پربانوسے وارو پوران میں بان، ہنشل پیمبر گھر کے کفنے لگا شام کا کھنکھار توڑنے کو میدان میں ہا یا علی</p>	<p>۱۲۵ بیخ علی اکبر کی ہوتھی کوچ کو دشت بن بن سے سو فتنے بہا جو شجاعت غل تھا کہ نظر آئے میں آواز قیامت میں تھے بچے بچے نہیں کیسی ہو پات</p>	<p>۱۲۵ معصوم تھا یوں جنگ میں پیر کا دلدار ناگاہ سان غلہ کی کون سے کھو گیا غس کھلے گے گراخان کھوئے سے کھو گیا جلا ابر جلا ہے اسکل کے دلا گیا</p>
<p>۱۲۶ شوکت میں شجاعت میں ہمیشہ جو ان ہے و اللہ کہ یہ فخر شجاعان جہان ہے</p>	<p>۱۲۶ رہو ابر بھی بجلی کی طرح کو ندر رہا تھا ہستی کا جن سبزہ روش اوند رہا تھا</p>	<p>۱۲۶ سینہ علی اکبر کا جھڈ انوکھ سا اب ہوتا ہوں رخصت میں شہ کون دیکھن</p>
<p>۱۲۷ تانقدم نور ضلعے - دلاور شوکت میں سلیمان سو اور دلاور فوراً حسین ماہ قافے - دلاور ہنشل رسول دوسرے ہے دلاور</p>	<p>۱۲۷ ناگاہ طرحے نکالے اعدا بچھاوار ہر سمت سے بیلنگے لگے کماندار جلو او با شمشیر کو اپنے بھی کیا اعدا کو زنادی نہ بزدار بزدار</p>	<p>۱۲۷ سن لی یہ صلہ شاہ اکبر کی جو ناگاہ شہینے میدان کو چلے اور شاہ سر پر تھے تھے اور تھے تھے تھے ہر ایک قدم کرتے تھے اور تھے تھے اگر نظر آتا نہیں اب بچھے تھے</p>
<p>۱۲۸ یہ قبلہ ایمان حینان عرب ہے یہ صنعت مہرود ہے یہ قدرت رب ہے</p>	<p>۱۲۸ اس شان سے حمل کیا فواج عین سر سیکڑوں کٹ کٹ کر گریز دین</p>	<p>۱۲۸ اکھان سے مرگ کے کندہ محن سے فوراً کھوں جانار ہا اور زور دین سے</p>
<p>۱۲۹ اس حسن پہچانے کیا جرم نہ نہا اکبر کا نہ اردن کے تیروں پوجا گھر کے کو اشار کا لکڑے جو کبار بجلی کی طرح کو ندر کیا فوج میں ہوا</p>	<p>۱۲۹ اقتدار کی دست علی اکبر کی صفائی جس کا فوج کا رہے شہر کلائی ثابت ہوئی مہر سے ہو اور کلائی کلائی کے ہموار کرنا و تروائی</p>	<p>۱۲۹ اشوس پینہالی مری اور یہ نام نے بارہ پینہالی زونوں سے پینہ نام کھج سے پینہالی کو لایا پینہ نام میں قادیون اور پینہ نام</p>
<p>۱۳۰ کھنچی جو میں اس خبر نے شمشیر کر سے ہستنی عدو بھاگ گئی تیغ کے ڈر سے</p>	<p>۱۳۰ اوس تیغ سے سکاروں کو مہلت ہان کھی تلوار نہ تھی فخر نہ ابرو غضب کھی</p>	<p>۱۳۰ کیا جانیو کس سمت کو میں جا بان میں آنکھوں میں بصارت نہ نہ تھا، یہ دین میں</p>

<p>۵۳۵</p> <p>جس درد کی تکلیف میں عاجز نہیں ہند وہ درد ہے کیا رطبت فرزند جگر بند جب دست و گریبان ہو برے فرزند وہ چاک ہی چاک ہو چکا نہیں ہوگا</p>	<p>۵۳۶</p> <p>اوقات نیر کی صدائی رقصا ازدخاں بیکے لگا بیس کا لرا پو گھوڑے سے اسے جھڑو ہندے اوارا</p>	<p>۵۳۷</p> <p>کہتے تھے حضرت جو صدائی بناگاہ تھان کوئی دم کا ہون جلد اپنے پناہ آواز کی جانب طے کرے وردیجا ہ ہوے جو فرین تاش کے آریہ لڑا ہ</p>
<p>۵۳۸</p> <p>یہ حال سکندری تو رنج میں کھٹا فرزند دغا اور سریر اک تو بھی متبا جاہ و چشم و مال و زر و شایہ دنیا کنا تھا دم نہیے کہ احس و ذوا</p>	<p>۵۳۹</p> <p>آواز سے نیر کی بوسکتے آواز بچے کو چلے تاش اوٹھا کر لرا ہ اب تو بھی غلامیوں پر جگر کا لرا ہ کریض یہ سرور ہے کہ اسی کے لوگا ہ</p>	<p>۵۴۰</p> <p>نیر کی طلسمی شاہ کو زنیار نیر و اولاد کے لرا کے لرا ہ اور نیر کے خیار سے نیر کے خیار تھوچہ پور کے لرا کا یہ شایہ لرا ہ</p>
<p>۵۴۱</p> <p>ان نرسی انگلیوں کو ذرا کھولو تو میٹا بالین چین آیا ذرا بولو تو میٹا</p>	<p>۵۴۲</p> <p>اگر کے لقدق سے تو مشکل مری حل کر ہر ایک تردد مرا حوسے بدل کر</p>	<p>۵۴۳</p> <p>ان نرسی انگلیوں کو ذرا کھولو تو میٹا بالین چین آیا ذرا بولو تو میٹا</p>
<p>۵۴۴</p> <p>افواج کی دولت یہ جہان نیر کی ہے ہر ایک لیسر فوہین کو کچھ بھی نہیں ہے</p>	<p>۵۴۵</p> <p>وہ درد ہے کیا درد کہ دریاں نہیں کھٹا وہ رنج ہے کیا رنج کہ بیان نہیں کھٹا کہ زخم کا دم دل نشان نہیں کھٹا کس جاں کا پونڈ گر بیان نہیں کھٹا</p>	<p>۵۴۶</p> <p>نیر کی انی با بولنی سے نیر ہو چکا کھچے میں نیر سے درد نیر خجہ بیان ممکن ہے نہ نیر سے نیر افسوں آری نیر ہی نیر کی نیر</p>
<p>۵۴۷</p> <p>جنگل نہیں فرزند ہے نشان ہے دانت ہے کڑا کا نہ کوئی فاختہ خان ہے کس فوہ بولت ہے کہ خطاب جان ہے تگر اولاد ہی ہے سب کا شہنشاہ ہے</p>	<p>۵۴۸</p> <p>یہ کو وہ بکس بیمارہ کدھر ہے جسکا کہ لیسر ہو کے جوان سے لرا ہے</p>	<p>۵۴۹</p> <p>بے صبر جس اندوہ میں ہر ایک لیسر ہے وہ داغ لیسر داغ لیسر داغ لیسر ہے</p>
<p>۵۵۰</p> <p>یہ کو وہ بکس بیمارہ کدھر ہے جسکا کہ لیسر ہو کے جوان سے لرا ہے</p>	<p>۵۵۱</p> <p>بے صبر جس اندوہ میں ہر ایک لیسر ہے وہ داغ لیسر داغ لیسر داغ لیسر ہے</p>	<p>۵۵۲</p> <p>ماختہ اینادھری زخم دل پاک کے اوپر تڑپا کے مغلوجی سے تم خاک کے اوپر</p>